



وہ عورتیں جو BIC کی مالک ہیں

میں اس کیفے کے دروازے پر پہنچ چکا تھا جہاں ملاقات ہونی تھی۔

میں کانپ رہا تھا، مگر خوف سے نہیں۔ یہ وہ کپکپی تھی جو ایک سیدھا سا سوال پوچھتی ہے: کیا میں ٹھیک کر رہا ہوں، یا آخر کار خود کو حد سے آگے دھکیل بیٹھا ہوں؟

ایک اور سوال بھی تھا: اس کارروائی سے مجھے کیا حاصل ہوگا؟ وہ کون سے مقاصد ہیں جو میں نے خود سے اتنی گہرائی میں چھپا رکھے ہیں کہ اب میں خود بھی انہیں پہچان نہیں پاتا؟

میں نے سجاوٹ میں رکھے ایک گلاب کی طرف ہاتھ بڑھایا، تین پتیاں توڑیں اور ان سے اپنا چہرہ مہکا لیا۔ آفٹر شیو سفر کے بجٹ میں شامل نہیں تھا، مگر میں صرف مرد کی بولیے نہیں پہنچنا چاہتا تھا۔

میں L'Oréal کے بیٹے جارج کے وطن میں تھا، اور اس کمپنی نے مجھے بہت کچھ سکھایا تھا۔

میں نے پس منظر کی دُھن کے طور پر اپنی ویب سائٹ کی موسیقی چلا دی۔ اتفاق سے جو گیت بجنے لگا وہ وہی تھا جو میرے والد اور دادا مل کر بجایا کرتے تھے: مینڈولن اور گٹار۔ وہ میرے ساتھ تھے۔ ہم تینوں اکٹھے اندر داخل ہوئے۔

Chanel نے مجھے دور سے دیکھا اور آ کر گرم جوشی سے گلے لگ گئی، جیسے ہم پرانے دوست ہوں جو برسوں بعد مل رہے ہوں۔ دراز قد۔ سنہرے بال۔ نیلی آنکھیں۔ سلیقے سے بندھے ہوئے بال۔ گہرے نیلے لباس میں لپٹا ہوا سانس روک دینے والا وجود۔ ایک لمحے کو تو جی چاہا کہ اس سے پوچھوں گرجا کہاں ملے گا، اور فوراً اس سے شادی کر لوں۔

وہ مجھے میز کی طرف لے گئی۔ چھ عورتیں انتظار کر رہی تھیں۔ ملاقات شروع ہونے کو تھی، اور میں پہلے سے جانتا تھا کہ ٹکراؤ کبھی نہیں ہوگا۔ مجھ میں ایک پیدائشی نقص تھا: مجھے جیتے ہوئے ہارنا آتا تھا۔

میں نے ہر عورت سے اپنا تعارف کرایا، یہ جاننے کی کوشش کیے بغیر کہ میز پر سب سے اہم کون ہے۔ یہ بات کوئی دس سیکنڈ بعد خود بخود کھل گئی۔

پہلی عورت نے اپنا نام اور خاندانی نام بتایا، اور میں نے Gillette کے آدمی کے عین شایانِ شان انداز میں اس کا ہاتھ چوما۔ پھر میز پر بیٹھی ہر دوسری عورت کے ساتھ یہی کیا، ہر ایک کو ایک مسکراہٹ اور ایک “Enchanté” پیش کرتے ہوئے۔ میڈانِ کلابریا۔

اس کے بعد ہی میں نے اپنا نام بتایا، اس میں ذرا بھی شک کیے بغیر کہ ان میں سے ہر ایک پہلے سے جانتی ہے کہ میں کون ہوں۔

انہوں نے پوچھا کہ میں کیا پینا پسند کروں گا، ناشتہ کروں گا یا نہیں، شاید کوئی چھوٹی سی پیسٹری۔ میں نے سمجھایا کہ میرے ہمیشہ والے ہوٹل کا عملہ مجھے صبح اس وقت تک نکلنے ہی نہیں دیتا جب تک اپنی آنکھوں سے مجھے ڈھنگ کا ناشتہ کرتے نہ دیکھ لے۔ سب کی سب کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔

پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ میرا پیرس کا پہلا سفر ہے۔ میں نے بتایا کہ برسوں پہلے میں نے دریائے سین کے کناروں پر کام کیا تھا، دریا سے لگے باغوں میں، جہاں میں پھول چنتا اور ہر صبح تازہ تازہ نوٹے ڈیم کے گرجے میں پہنچا آتا۔ یہ سب میں نے اس انتظار میں کیا تھا کہ مقدس مریم مجھ پر ایک مہربانی کریں اور ان چھ کے ساتھ ٹھیک یہی ملاقات کرا دیں۔ مجھے اس میں کبھی شک نہیں ہوا۔ آخر یہ ایک عورت کا وعدہ تھا۔

وہ مسکرائیں۔ فضا نرم پڑ گئی۔ گفتگو میں ہم دلی در آئی۔

پھر ان میں سے ایک نے پوچھا: “مسٹر فریگا، آپ کو فرانس میں سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟”
”یہ بھی کوئی سوال ہے؟“ میں نے جواب دیا۔ “جواب تو ظاہر ہے۔”

-BIC

گفتگو نے فوراً خوش گوار رخ اختیار کر لیا۔

کچھ دیر بعد ہم نے طے کیا کہ باقی بات دوپہر کے کھانے پر ہوگی، اور شانزے لیزے پر کوئی سو میٹر پیدل چلے۔ مگر اس پورے راستے میں مجھے وہی تین یا پانچ آدمی دکھائی دیتے رہے جو دور سے ہم پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں پہلے ہی لمحے بھانپ لیا تھا۔ اور انہوں نے مجھے۔ وہ سکیورٹی والے تھے۔ کبھی بہت قریب نہیں۔ کبھی بہت دور نہیں۔

ہم ایک فرانسیسی ریستوراں میں داخل ہوئے۔ وہی مخصوص قسم کا فرانسیسی ریستوراں جہاں آدمی کھاتا تقریباً کچھ نہیں اور چکاتا اچھی خاصی رقم ہے۔

میں نے Chanel کو آواز دی۔ وہ فوراً میری طرف آئی۔

”کیا ہوا؟“

”ہم جا رہے ہیں۔“

”جا رہے ہیں؟“

”ہاں۔ میں آپ سب کو کہیں کھانا کھلانے لے جا رہا ہوں۔“

پورے ایک منٹ تک وہ جہاں تھیں وہیں جم کر رہ گئیں۔ مہمان ہی محفل کی باگ سنبھال لے، یہ دیکھنے کی انہیں عادت نہ تھی۔ مگر میری تجویز اتنی قائل کر دینے والی تھی کہ سب پیچھے چل بڑیں۔ جیسے مرغیاں مرغے کے پیچھے چلتی ہیں۔ اور پھر، ہم تھے بھی تو مرغے کے دیس میں۔ جو پہلی پیزا اور سینڈوچ کی دکان ملی، ہم وہیں جا پہنچے۔ اندر جانے سے پہلے میں مالک کے پاس گیا۔

”مجھے سات سینڈوچ چاہییں، پانچ پانچ یورو کے، مشروب سمیت۔“

”اور پیسے میں دوں گا۔“

سودا طے پا گیا۔ اور اچھا تاثر بھی قائم ہو گیا۔

ہم اندر گئے۔ وہ بالکل ہکا بکا لگ رہی تھیں، جیسے اڑتے گھوڑوں کے پروں پر سوار ہوں، اور سمجھ نہ پا رہی ہوں کہ آخر ہو کیا رہا ہے۔

وہ GILLETTENARRATIVE کے اندر تھیں۔ اور ان میں سے کسی کو ابھی خبر نہ تھی۔

فرڈیننڈو

BIC ← PDF کی داستان

دوسری داستانیں دیکھو

· Vatican · One Door · Genesis · Opera · Wood · کتب خانہ · The Corpus · نقشے

رابطہ